اخبار امت

مصر: امریکہ کی پسندیدہ جمہوریت

محمد ظہیرالدین بھٹی

امریکہ اور مغربی ممالک پاکستان کے حوالے سے' اور ویسے بھی' جمہوری اقدار کے لیے بڑی فکرمندی ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن حال ہی میں' مصر میں ان کے محبوب حکمران حسنی مبارک نے جو انتخابات کروائے ہیں' اور جو مصر میں جمہوریت کے لیے سند مانے جائیں گے' ان کی حقیقی تصویر کیا ہے؟ مصر کے حکمران اور ان کے سرپرست سب جانتے ہیں کہ اگر واقعی شفاف انتخابات منعقد ہوں تو موجودہ حکمران برسرحکومت نہیں رہ سکتے۔ اس لیے وہ اخوان المسلمون کو جائز جمہوری مواقع دینے کو کسی قیمت پر تیار نہیں۔

مصر کے حالیہ پارلیمانی انتخابات تین مرحلوں میں مکمل ہوئے ہیں' یعنی ۱۸' ۱۹ اکتوبر ۲۰۰۰ء اور ۷ نومبر ۲۰۰۰ء۔ پارلیمان کی ۴۴۴ نشستوں کے لیے ۴۰ ہزار ۲ سو ۵۹ امیدواروں نے کاغذات جمع کروائے۔ ان میں ایک حکمران جماعت نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی تھی جو ۱۹۵۲ء کے انقلاب کے بعد سے مختلف ناموں سے مصر پر حکومت کرتی چلی آرہی ہے۔ حزب اختلاف کی تین بڑی پارٹیوں نے بھی انتخابات میں حصہ لیا۔ اخوان المسلمون پر چوں کہ پابندی عائد ہے' اس لیے اس نے اپنے ۷۵ امیدوار آزاد ارکان کے طور پر کھڑے کیے جن میں ۱۱ کامیاب ہوئے۔ یاد رہے کہ ۱۹۹۵ء کے انتخابات میں اخوان کے نمایندں میں سے زیادہ تر کو فوجی عدالتوں نے انتخابات میں حصہ لینے کے لیے نااہل قرار دے دیا تھا۔ حکومت کی طرف سے عائد کردہ رکاوٹوں اور پابندیوں کے باوجود ان حضرات کی کامیابی ایک غیر معمولی کارنامہ ہے۔ مصری صدر حسنی مبارک نے اعلان کیا تھا: "ہم نے انتخابات کو آزادانہ' منصفانہ اور غیر جانب دارانہ بنانے کے لیے تمام قانونی اور انتظامی اقدامات کیے ہیں"۔ آیئے' ہم دیکھیں کہ یہ انتخابات کتنے آزادانہ تھے؟

سب سے پہلے انتخابی حلقوں کی از سرنو تقسیم کی گئی جس سے بہت سے انتظامی نوعیت کے مسائل پیدا ہوئے۔ اخوان المسلمون کو خوف و ہراس کا نشانہ بنانے کی سرکاری کارروائی انتخابات سے قبل ہی شروع

کر دی گئی۔ جن افراد کے بارے میں توقع تھی کہ وہ اخوان کے امیدوار بنیں گے انھیں گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے بھائیوں' بیٹوں اور قریبی رشتے داروں کو پکڑ کر دھمکیاں دی گئیں۔ اخوان کے نمایندوں اور رائے دہندوں کو خوف زدہ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی گئی۔ ۱۹۹۵ء کے انتخابات میں ۱۴۰۰ اخوانیوں کو گرفتار کیا گیا تھا مگر اب کی بار ۵۰۷ سے زائد اخوان کو گرفتار کیا گیا جن میں سے ۳۰۰ تجربہ کار فعال ارکان تھے جو انتخابی مہم میں موثر کردار ادا کر سکتے تھے۔ اخوان کے کل گرفتار شدگان کی تعداد ۱۵۰۰ سے زائد ہے۔ مجموعی طور پر پوری مصری قوم کو اخوان کی حمایت سے باز رکھنے کی کوشش کی گئی۔

انتخابی مہم کے دوران پولیس آکر قہوہ خانوں' ریستورانوں اور ہالوں کے مالکوں کو دھمکاتی کہ اگر انھوں نے اخوان کے کسی امیدوار یا حامی کا خیر مقدم کیا یا خطاب کرنے کا موقع دیا تو انھیں زدوکوب کیا جائے گا' ان کے قہوہ خانوں یا ہالوں کو بند کر کے ان کے ورک پرمٹ منسوخ کر دیے جائیں گے۔ مساجد کے قریب دکانوں کے پاس آکر بھی یہی غلیظ دھمکی آمیز زبان استعمال کی جاتی۔ دکان داروں اور گھر والوں کو کہا جاتا کہ اگر کسی نے اخوانی امیدوار کے حق میں بینر یا پوسٹر لگنے دیا تو اس کے ساتھ بہت برا سلوک ہوگا۔ منشیات کا دھندہ کرنے والوں' بدمعاشوں' غنڈوں اور مجرموں کو (جن میں عورتیں بھی شامل ہوتیں) پولیس مختلف گروپوں میں تقسیم کر دیتی اور مخصوص جگہوں یا سڑکوں پر ان کی ڈیوٹی لگا دیتی۔ یہ لوگ چھپ کر قہوہ خانوں یا دکانوں پر نظر رکھتے اور ہر اس شخص کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیتے جو اخوان کا لٹریچر تقسیم کر رہا ہوتا' یا دیواروں پر پوسٹر چسپاں کر رہا ہوتا۔ پولیس اخوان کے تمام پوسٹر' اسٹکر یا بینر اتار دیتی اور اخوان کو گالیاں بکتی۔ جن لوگوں کے گھروں یا دکانوں پر اخوان کے پوسٹر وغیرہ لگے ہوتے ان کی برسرعام پٹائی کی جاتی۔ اس وقت دل چسپ صورت حال پیدا ہوئی جب اسکندریہ کے ایک قبطی (غیر مسلم) دکان دار نے اخوان کے پوسٹر اتارنے سے انکار کر دیا۔ پولیس نے "فرقہ وارانہ کشیدگی" کے اندیشے سے اس دکان دار پر تشدد تو نہ کیا البتہ اس کے بیٹے کو تھانے لے گئی اور اسے مناسب "لیکچر" پلایا۔ جن حلقوں میں اخوان کے نمایندے کھڑے تھے' ان میں گھومنے والا شخص اپنے آپ کو کسی فوجی کیمپ میں محسوس کرتا۔ رات ہو یا دن ہر جگہ بلطجیہ [ایک مخصوص پولیس] اپنے مخصوص ہتھیاروں' تلوار' خنجر اور سنگین کے ساتھ نظر آتی۔ ایک آرڈیننس کے ذریعے امیدواروں پر مختلف پابندیاں عائد تھیں' مثلاً وہ حکومت کے موقف سے متصادم بات نہیں کہہ سکتے' پولیس کی اجازت کے بغیر اپنے حلقہ انتخاب کے لوگوں سے مل نہیں سکتے وغیرہ۔

اخوان المسلمون کی انتخابی مہم کو ناکام بنانے کے لیے انھیں معاشی نقصان بھی پہنچایا گیا۔ المنوفیہ کے ڈپٹی کمشنر نے اخوان کے دس اقتصادی اداروں کو ایک ماہ کے لیے سربہ مہر (seal) کر دیا۔ اس سے غذائی مواد ضائع ہوا' کام بند رہا جس سے ۴۰ خاندان براہ راست متاثر ہوئے۔ سویز کے حاکم نے اخوان کے